عصرِ حاضر میں مطالعۂ سیرت کی ضرورت وافادیت

پروفیسر ڈاکٹر محمد طفیل *

کلیدی کلمات : خاتم النبین، رحمتہ للعالمین، سیرت طیبہ، اُسوۂ حسنہ، احیاء سنت، ناموس رسالت۔

خلاصہ :

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کے لئے جو رسول مبعوث فرمائے وہ سب اللہ کی توحید اور انسانی بھلائی کی تعلیم دیتے رہے ہیں۔ سابق انبیاء کی رسالت محدود تھی، جبکہ قرآن کے مطابق ہمارے نبی اکرم ﷺ خاتم النبین اور سید المرسلین ہیں۔ آپؐ کا پیغام ایک شفا بخش اور آفاقی پیغام ہے۔ قرآن کے مطابق آپ کا اُسوۂ حسنہ سب کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ آپؐ کے اُسوۂ حسنہ سے استفادہ کرنے کے لئے مسلمانوں نے بلا مبالغہ بے پناہ مواد فراہم کیا۔ جس کی وجہ سے آپؐ کو تمام مصلحین میں ہمیشہ اعلیٰ وارفع مقام حاصل رہا ہے۔ اسلامی علوم وفنون پر لکھی جانے والی تمام کتب سیرت طیبہ کے حوالے کے بغیر نامکمل شمار ہوتی ہیں۔ تاہم اب بھی سیرتِ طیبہ کے بہت سے پہلو تشنہ اور نامکمل معلوم ہوتے ہیں۔ بطور نمونہ چند موضوعات یہ ہیں: آپ کی سیرت کا انسانیت کے لئے پیغام ہدایت ہونا، خطبہ حجۃ الوداع، انسانی حقوق بشمول حقوقِ نسواں کا اولین منشور، فکر رسول میں نوجوانوں کے لئے رہنمائی، زندگی کے مختلف شعبوں اور پیشوں کے لئے سیرت طیبہ کے عطا کردہ بنیادی اصول وضوابط، سیرت طیبہ کی روشنی میں اکیسویں صدی کے جدید مسائل کا حل اور سائنسی ایجادات کے حوالے سے سیرت طیبہ کا پیغام۔ ان موضوعات پر کام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عظمت اسلام اور مسلمانوں کی کھوئی ہوئی ساکھ کو بحال کرنے کیلئے بھی سیرت طیبہ کا مطالعہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔

* ۔ڈائریکٹر انٹرنیشنل سیرت سنٹر، ایوان قائد اسلام آباد۔

اللہ تعالی نے انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے بہت سے پیغمبر اور رسول مبعوث فرمائے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک تمام نبی اور رسول اللہ تعالیٰ کی توحید، انسان کی بھلائی اور خیر کی تعلیم دیتے رہے۔ انسانوں کو باہم ملاتے رہے اور انہیں ایک دوسرے کا خیر خواہ بناتے رہے۔ نیز وہ انسانی معاشروں سے شرکاء کا قطع قمع کرتے رہے، تاکہ متوازن انسانی معاشرہ قاہم ہو۔ سابق انبیاء علیہم السلام محدود وقت، محدود افراد اور محدود خطوں میں مبعوث ہو کر اللہ تعالیٰ کا پیغام انسانوں تک پہنچاتے رہے۔ جبکہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبین اور سید المرسلین ہیں۔ اس لئے آپ کی بعثت تمام انسانوں، تمام زمانوں اور پوری کائنات کے لئے ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (۱)

ترجمہ۔ "اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔ جبکہ اکثر انسان اس حقیقت سے آگاہ نہیں ہیں"

محسنِ انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ آپ کی رحمت کائنات کی تمام مخلوقات تک وسیع ہے، جبکہ انسان کو آپ کی وسیع رحمت سے وافر حصہ ملا ہے۔ کیونکہ جہاں انسانوں کو آپ کی روح پرور تعلیمات میسر ہیں، تو وہاں مسلمانوں کو آپ کی حیات مبارکہ کا عملی نمونہ (اسوۂ حسنہ) بھی حاصل ہے۔ جس پر عمل پیرا ہو کر ہر مسلمان دنیوی سعادت اور اُخروی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات نہ صرف تمام انسانوں کے لیے شفا بخش پیغام ہیں، بلکہ ہر دور اور ہر مقام کے جن وانس آپ کی رحمت بھری تعلیمات سے استفادہ کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (۲)

ترجمہ: "اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا"

چنانچہ آپ کا پیغامِ رحمت اور آپ کا سایہ رحمت نہ صرف موجود اور معلوم دنیا پر قائم ہے، بلکہ آپ کا فیض رحمت ان خطوں اور علاقوں پر بھی ہمیشہ سایہ فگن رہے گا، جو انسان مستقبل میں تلاش کرے گا۔ مزید برآں آپ کی رحمت جن وانس تک محدود نہیں، بلکہ سب سیرت نگار اس حقیقت پر متفق ہیں رحمتہ

للعالمین کی رحمت اس کائنات کی تمام مخلوقات تک وسیع ہے۔رحمت دوعالم ﷺ کا پیغام آفاقی ہے۔ آپ کی تعلیمات دائمی ہیں اور آپ کی عطاکردہ فکر نہ صرف ابدی، بلکہ وہ پوری کائنات کے لئے ہمہ وقت عملی نمونہ ہے۔ کیونکہ آپ نے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے جو تعلیمات عطافرمائیں، ان پر آپ نے خود عمل کرکے، نہ صرف اپنی تعلیمات کو قابل عمل ٹھہرایا، بلکہ آپ نے ان ابدی تعلیمات کے حوالے سے اپنی حیات مبارکہ کی صورت میں انسانوں کو مکمل عملی نمونہ بھی فراہم کیا۔ اسی لئے آپ کا "اسوۂ حسنہ" انسانوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيرًا (۳)

ترجمہ: "یقینا رسول اللہ ﷺ کی ذات میں آپ کے لئے ایک بہترین نمونہ ہے"

آپ کی تعلیمات کا تعلق ایک طرف اللہ تعالیٰ کی توحید کو عام کرنے سے ہے، تو دوسری جانب وہی تعلیمات انسانوں کے لیے روشنی کا مینار ہیں۔فکر رسول ﷺ ایک ایسا بُقعۂ نُور ہے، جس کے نور کی شعائیں چار دانگ عالم میں پھیل رہی ہیں، جس سے ہر دور کے انسان مستفید ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی بہرور ہوتے رہیں گے۔ ہمیں مکمل یقین ہے، کہ اس کائنات میں آنے والا آخری انسان بھی نبی رحمت ﷺ کی تعلیمات سے اسی طرح انسان صدیوں مستفید ہوتا رہا ہے۔

فکر رسول ﷺ انسانی بھلائی کے تمام عناصر اور پہلوؤں جیسے عبادات، معاملات، اخلاق وآداب، انسانی تعلقات، انسانی ضروریات اور انسانی مسائل کا کما حقہ احاطہ کرتی ہے۔ چنانچہ عدلیہ، انتظامیہ، مقنّنہ، ماہرین معیشت، سیاستدان، معلّمین اخلاق اور سماجی کارکن۔ الغرض ہر فکر اور ہر طبقہ کے افراد آپ کی صائب فکر سے ہمہ وقت رہنمائی حاصل کرسکتے ہیں اور بلاشبہ رہنمائی حاصل کرتے رہیں گے۔ مسلمانوں کے لئے رسول رحمت کی پوری حیات مبارکہ ایک عملی نمونہ ہے۔ قرآن مجید نے مسلمانوں کو جو احکام دیئے، محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ ان سب کا عملی نمونہ ہے، جو زمان ومکان کی قیود سے بلاتر ہو کر انسانوں کے لئے عموماً اور مسلمانوں کے لئے خصوصاً ہدایت اور رہنمائی کا سامان فراہم کرتا رہے گا۔

جس طرح عہد رسالت اور اسلام کے تشکیلی دور سے لے کر آج تک انسان سیرت طیبہ حیات مبارکہ، معمولات مقدسہ اور اُسوۂ حسنہ سے رہنمائی حاصل کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح تمام مسلمان بھی اس چشمۂ صافی کے پیغام سے تاقیامت فیض پاتے رہیں گے! نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ، سیرت طیبہ معمولات مبارکہ، سنت مطہرہ اور اُسوۂ حسنہ سے استفادہ کرنے کے لئے مسلمانوں نے اس موضوع کے

پہلوؤں اور اجزا کی لازوال خدمت کی اور سیرت طیبہ کے ہر ہر موضوع پر بلا مبالغہ بے پناہ مواد انسانوں کو فراہم کیا۔

یہی وجہ ہے ہادیانِ ادیان، رہنمائے عالم، سیاسی قائدین، سماجی ماہرین اور معاشی مصلحین میں ہمیشہ سے آپ کو اعلیٰ وارفع مقام حاصل رہا ہے۔ کیونکہ آپ کی حیات مبارکہ اور فکر طیبہ کا ایک ایک گوشہ مسلمانوں نے محفوظ کیا اور اسے اپنی زندگیوں میں عملاً لاگو کیا۔ اسی عمل کو "احیائے سنت" کہا جاتا ہے۔ جس پر عمل پیرا ہونے کا بڑا اجر و ثواب ہے۔ گویا جس نے نبی کریم ﷺ کی ایک سنت کو زندہ کیا، اس نے سو شہیدوں کا اجر و ثواب پایا۔ یہی وجہ ہے، کہ تمام مسلمان "احیائِ سنت" کے لئے ہمہ وقت اور ہمہ تن کوشاں رہتے ہیں۔ یہ عمل عہدِ رسالت سے جاری ہو کر تا اختتام دنیا جاری اور ساری رہے گا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین اپنے ہادی و مرشد ﷺ کی مداح سرائی کرتے تھے، آپ کا انتہائی ادب واحترام بجالاتے تھے، آپ پر اپنا سب کچھ نچھاور کرتے تھے۔ تاہم سب سے بڑھ کر وہ سب آپ کی فکر اور آپ کی تعلیمات کو عملی جامہ پہناتے اور اپنی زندگیوں میں ڈھالتے تھے۔ نیز وہ سب آپ کے اقوال اور ارشادات کو اپنے لئے حرزِ جاں بناتے تھے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے فکر رسول ﷺ کو اپنے اقوال اور اپنے اعمال کے ذریعے سے اگلی انسانی نسلوں کو پوری دیانت اور پوری ذمہ داری سے بلا کم و کاست اور بلا تاخیر من و عن منتقل کیا۔

اسلامی ریاست کی وسعت، مسلمانوں کی تعداد میں کثرت اور فکر رسول رحمت کی حاجت اور ضرورت نے مسلمانوں کو "سیرت طیبہ" کی ضرورت کا مزید احساس دلایا۔ جس کی مسلمانوں نے ہر دور میں تحریری، تقریری اور عملی انداز میں حفاظت کی۔ چنانچہ فکر رسول کے معتمد ترین مصدر حدیث نبوی کو محفوظ بنایا۔ حیات رسول، مغازی رسول، سیرت رسول اور اُسوہ رسول ﷺ کو مِن وعَن محفوظ کیا اور اسے ایک مکمل نظام حیات کی شکل میں پروان چڑھایا۔ سیرت طیبہ کا نور اس قدر وافر اور عام ہے کہ ہر شعبۂ زندگی اور ہر طبقۂ خیال کے افراد نے نہ صرف اس سے استفادہ کیا، بلکہ ہر میدان کے ماہرین نے بھی سیرت طیبہ، سنت نبوی اور حدیث نبوی کو اپنی فکر اور نگارشات کا بنیادی حصہ اور مصدر ومنبع بنایا۔

چنانچہ تمام اسلامی علوم وفنون میں سیرت طیبہ کا فیضانِ عام ثابت ہے۔ قرآن مجید کی تفسیر، احادیث نبویہ کا ذخیرہ، فقہ اسلامی کی ثروت، تاریخ اسلام کے اوراق، کتب عقائد، کتب اخلاق وآداب، کتب تبلیغ دعوت، کتب ادب نیز ہر علم وفن میں ہمیں سیرت طیبہ مبارکہ اور احادیث نبویہ کا وافر حصہ ملتا ہے۔ اور

تمام اسلامی علوم وفنون پر لکھی جانے والی کتب ، مقالات اور تحریریں سیرت طیبہ اور حرمتِ نبوی کے حوالے کے بغیر نامکمل شمار ہوتی ہیں۔

انسانوں کو درپیش زندگی کے تمام مسائل اور ان کے تمام پہلوؤں پر مسلم اور غیر مسلم مصنفین نے سیرت طیبہ کے موضوع پر بے شمار نگارشات فراہم کی ہیں۔ بین الاقوامی ، قومی ، علاقائی اور دنیا کی تمام زندہ زبانوں میں سیرت طیبہ پر وافر مقدار میں مواد ملتا ہے، جبکہ سیرت طیبہ کے میسر مواد کے گہرے مطالعہ سے یہ امر عیاں ہوتا ہے، کہ فاضل مصنفین نے حیات رسول اور عشق رسول جیسے دینی اور روحانی موضوعات پر بہت زیادہ توجہ دی ہے اور مسلمانوں کو محبت رسول کا گہرا درس دیا ہے۔ جبکہ فکر رسول اور تعلیمات رسول ﷺ کو کم کم اپنی تحریروں کا موضوع بنایا ہے۔ جن کے عام کرنے کی ہر وقت ضرورت ہے۔

کیونکہ ختم نبوت کا ایک منشا یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی ہدایت کا سامان فراہم کر دیا۔ اب یہ انسانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ یہ پیغام الٰہی انسانوں کو نسل در نسل منتقل کریں۔ نیز جدید مسائل کے حل کے لئے تعلیماتِ نبوی ﷺ کو لاگو کریں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ فاضل سیرت نگاروں نے حیات رسول کے ہر ہر پہلو کو اپنی تصانیف میں محفوظ کیا۔ اپنی قیمتی کتب میں محبت رسول ، تحفظِ ناموسِ رسالت اور عشق رسول کا بے پناہ مظاہرہ کیا۔ اور اپنے لئے مغفرت وسعادت کا سامان فراہم کیا۔ تاہم سیرتِ طیبہ کے وسیع ادب کا بغور مطالعہ کرنے سے اس کے بہت سے پہلو تشنہ اور نامکمل معلوم ہوتے ہیں۔ جن کی جدید دور کے انسان کو اشد ضرورت ہے۔ جن میں سے بطور نمونہ چند موضوع یہ ہیں:۔

۱. سیرت طیبہ کا انسانیت کے لئے پیغام ہدایت۔
۲. خطبہ حجۃالوداع۔ انسانی حقوق بشمول حقوقِ نسواں کا اولین منشور۔
۳. فکر رسول میں نوجوانوں کے لئے رہنمائی۔
۴. زندگی کے مختلف شعبوں اور پیشوں جیسے تاجروں ، صحافیوں ، سیاستدانوں اور غیر حکومتی اداروں کے لئے سیرت طیبہ کے عطا کردہ بنیاد اصول وضوابط۔
۵. اکیسویں صدی کے جدید مسائل کا حل سیرت طیبہ کی روشنی میں۔
۶. سائنسی ایجادات کے حوالے سے سیرت طیبہ کا پیغام، وغیرہ وغیرہ۔

اکیسویں صدی کی انسانی ضرورتیں اور انسانی تقاضے بالکل مختلف ہیں۔آج کا انسان کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ علم ودانش حاصل کرنے کا متمنی ہے۔اس لئے ایسے سیرت نگاروں کی اشد ضرورت ہے، جو نہ صرف سیرت طیبہ کے پیغام کو صحیح طور پر کما حقہ سمجھ سکیں، بلکہ وہ فکر رسول کو جدید تقاضوں کے مطابق انسانوں کے سامنے پیش بھی کر سکیں۔اسی طرح وہ فکر سیرت اور پیغام سیرت کو جدید مسائل کے حل کے لئے انسانوں کو فراہم بھی کر سکیں۔

ہر دور کے اپنے مسائل، مشکلات اور دقتیں ہوتی ہیں۔اکیسویں صدی میں اسلام کی صداقت، رسالت کی حقیقت، دین کی افادیت، احترام آدمیت اور ذہنی طمانیت اہم مسائل ہیں۔ جن کے ہر ہر پہلو پر سیرتِ طیبہ سے ہدایت ملتی ہے۔ اکیسویں صدی کے مسائل گونا گوں ہیں۔انسان دہشت گردی، انتہا پسندی، فرقہ واریت، مادہ پرستی، نفسیاتی الجھنوں اور دینی انتہا پسندی کا شکار ہے۔انسانی رشتے کمزور اور خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ عالمی نظام سیاست ومعیشت ناکام دکھائی دیتا ہے۔اس کائنات میں سماجی انصاف اور معاشرتی امن مفقود ہے۔ انسانیت اپنے دکھوں، پریشانیوں اور بے چینیوں کا حل ڈھونڈھ رہی ہے۔ انسانی اخلاق وآداب کا دیوالیہ نکل چکا ہے۔اور اس وقت ایسا کوئی ذریعہ ہدایت میسر نہیں، جو انسانوں کے یہ مسائل حل کر سکے۔

سیرت طیبہ ایک ایسا اکسیر نسخہ ہے،جس کی تعلیمات نہ صرف محفوظ اور ابدی ہیں، بلکہ وہ ہر دور اور ہر جگہ پر قابلِ عمل بھی ہیں۔ بلکہ اکیسویں صدی کے انسان کے لئے امن وسکون عطا کرنے کا وہ واحد اور بہترین ذریعہ ہیں۔ مسلمانوں میں دینی اخوت اور باہمی شیرازہ بندی کا فقدان ہے۔ وہ عالمی تناظر میں فقر وفاقہ، ناخواندگی، پس ماندگی، اخلاقی بے راہ روی اور تفرقے کا شکار ہیں، انہیں سیرت طیبہ کے شافی پیغام کے ذریعے ہی راہ راست پر لایا جاسکتا اور ایک مضبوط مسلم امت بنایا جا سکتا ہے۔آج کا انسان ذہنی سکون کا متلاشی ہے۔وہ نفسیاتی مسائل میں الجھا ہوا ہے۔ وہ بڑے چھوٹے کی تمیز سے عاری ہے۔ وہ نہ بڑوں کا ادب کرتا ہے،اور نہ چھوٹوں سے پیار۔

آج کا نوجوان اخلاقی قدروں سے دور ہے۔ ان سب کو احترام آدمیت کا سبق پھر سے یاد کرانے، حقوق وفرائض میں اعتدال پیدا کرنے اور ان میں اچھے مسلمان اور اعلیٰ کردار انسان کے اوصاف اجاگر کرنے کے لئے انہیں سیرت طیبہ کے چشمہ ٔ صافی سے سیراب کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ آج کی دنیا عالم گیریت (Globaization) عالمی قریہ (Global Village) انسانی قدروں (Human Values)عالمی

ادارہ تجارت(WTO) بین الانسانی مکالمہ(Inter Human Dilaogue) اور سول سوسائٹی (Civil Society) جیسے عالمی اداروں کو پروان چڑھا رہی ہے۔ جس میں مقامی، علاقائی اور وقتی قوانین، قدروں اور رواجوں کی قطعی گنجائش باقی نہیں رہی۔ ان اداروں اور انکے مقرر کردہ قواعد و ضوابط کو سیرت طیبہ کے عالمی پیغام (Global Message) کے ذریعے ہی پرکھا اور انسانوں کے لئے مفید، قابلِ عمل اور کارآمد بنایا جاسکتا ہے۔اس لئے انسان کو نہ صرف مطالعہ سیرت درکار ہے، بلکہ تعلیماتِ سیرت کی ایسی تعبیر و تشریح کی بھی ضرورت ہے، جو آج کے انسانی ذہن کو اپیل کرے اور اس کے پیچیدہ مسائل حل کرے۔

ان تمام ضرورتوں کے ساتھ ساتھ سیرت طیبہ سے مضبوط ترین تعلق استوار کرنے کی اس لئے بھی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے، محمد رسول اللہ ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب قرآن مجید ہدایۃ للعالمین ہے۔ ان تینوں ذرائع ہدایت کو باہم مربوط کرنے، ان کی تعلیمات پر عمل کرنے اور ان کے پیغام کو جدید دور میں متعارف کرانے کے لئے از بس ضروری ہے کہ سب انسان عموماًاور مسلمان خصوصاًسیرت طیبہ کا مطالعہ کریں۔ فکر رسول کو صحیح طور پر سمجھیں اور اسوۂ رسول پر عمل کریں۔عالمی مذاہب وادیان کے حوالے سے اسلام کی فوقیت اور حقانیت ثابت کرنے کے لئے بھی مطالعہ سیرت انتہائی ضروری ہے۔ کیونکہ مطالعہ سیرت کی اہمیت اور ضرورت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

هُوَ الَّذِی أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَى بِاللهِ شَهِيدًا

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا۔ تاکہ وہ حق (اسلام) تمام ادیان پر غالب آجائے اور اس امر کے لئے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے"۔(۴)

عظمت اسلام اور مسلمانوں کی کھوئی ہوئی ساکھ کو بحال کرنے کیلئے بھی سیرت طیبہ کا مطالعہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ کیونکہ اسوۂ حسنہ پر عمل کرکے ہی مسلمانوں کی عظمت رفتہ کو بحال کیا جاسکتا ہے اور انہیں اقوام عالم میں اُن کا حقیقی مقام دلایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ تعلیماتِ رسول ﷺ پر ہر مسلمان جب بھی عمل کرتے ہیں، وہ نہ صرف اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے بن جاتے ہیں، بلکہ وہ دنیوی سطوت اور اقتدار بھی پا لیتے ہیں اور وہ ہر طرح کی قیادت وسیادت سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔

آج ناموس رسالت پر طرح طرح کے حملے کئے جارہے ہیں۔ کہیں خاکے بنائے جاتے ہیں، کہیں عظمت رسول پر رقیق حملے ہوتے ہیں، کہیں میرے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان و عظمت پر بے جا تنقید کی جاتی ہے اور کہیں آپ کی روحانی تعلیمات اور آپ کی صائب فکر کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس امر کی ضرورت ہے، کہ ہم عالمی سطح پر عظمتِ رسالت اور ختمِ نبوت کا عَلم بلند کریں۔ رسول رحمت ﷺ کی حقیقی فکر سے انسانوں کو روشناس کرائیں اور انہیں پوری انسانیت کا ھادی ور ہنما ثابت کریں۔ نیز ان کی تعلیمات کا وہ ابدی اور روشن پہلو اجاگر کریں جن کی انسانیت کو آج بھی ضرورت ہے اور وہ کل بھی اُن تعلیمات کی متلاشی رہے گی۔

عصر حاضر میں مسلمانوں کے تعلیمی ادارے سیکولر نظام تعلیم کے تابع ہیں، ان میں بچوں کو معاشرے کے مروّجہ طور طریقے تو پڑھائے اور سکھائے جاتے ہیں ۔ جبکہ مسلمان بچوں کو نہ اسلامی اخلاق وآداب سکھائے جاتے ہیں، نہ انہیں اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا جاتا ہے نیز ان کی کردار سازی کا بھی خاطر خواہ اہتمام نہیں کیا جاتا۔ اسی لئے عصر حاضر میں اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ اکیسویں صدی کے مسلمان بچوں کو فکر سیرت اور تعلیمات رسول ﷺ سے پورا پورا روشناس کرایا جائے۔ اور جدید تعلیمی اداروں میں پیغام سیرت جدید اور عام فہم انداز میں پہنچایا جائے۔ مذکورہ حالات، کوائف، حقائق اور امور کی روشنی میں عصر حاضر کی یہ اہم ضرورت ہے، کہ سیرت طیبہ کا پیغام اس قدر عام کیا جائے کہ وہ حیات بخش پیغام تمام انسانوں کو ان کی اپنی اپنی زبان اور آسان پیرائے میں حاصل ہو۔ یہ پیغام ناموسِ رسالت ﷺ کا محافظ اور فکر رسول کا حقیقی ترجمان اور امین ہو، تاکہ اکیسویں صدی کا انسان ان سے رہنمائی حاصل کرسکے۔

حوالہ جات

۱۔ سورہ سبا، آیت ۲۸
۲۔ سورہ انبیاء، آیت ۱۰۷
۳۔ سورہ احزاب آیت ۲۱
۴۔ سورۃ الفتح، آیت ۲۸